

## انتقاد

**”تاویل الاحادیث“** نلام مصطفیٰ قاسمی، ادارہ النشر شاہ ولی اللہ اکیڈمی، صدحیہ ابود

مسنون پاکستان، قیمت تین روپے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مختصر سی کتاب میں وہ انبیاء جن کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے، ان کے قصوں کی حکیماً توجیہ کی ہے، نیز نبی علیہ الرحمۃ والسلام کے علم اور ان کے کمالات کے اصول بیان فرمائے ہیں۔ اور بتایا ہے کہ آپ کے علوم کا بنیادی اصول یہ ہے کہ آپ کے نفس تنسی میں یہ استعداد تھی کہ اس پر گزرے ہوئے اور آئے وارے حادث کا اکٹھات ہو جاتا تھا۔ حضرت مصنف نے اس کتاب میں ”شق القراء“ کے معجزے پر بھی بحث کی ہے۔ شاہ صاحب نے ”بعض من له معرفة بعلم الأمراض والحكمة الطبيعية“ یعنی علم اثر اور حکمت طبیعیہ کی معرفت رکھنے والے کے حوالے سے لکھا ہے ”لیس یجب ان یکون انشقاقة البتة الشقاقة الاعین المترقب بلکن ان یکون ذلات بمنزلة الدخان والنفاثات الكوكب والخسوف والكسوف لما يظهر في الجبال اعين الناس ...“ شاہ صاحب کی اس عبارت سے مشہور ترک عالم اور مصنف علامہ کوثری مرحوم نے یقینیجاً نکالا ہے کہ شاہ صاحب ”شق القراء“ کے معجزے کے قابل نہ تھے، علامہ کوثری لکھتے ہیں:-

”وَمِنْ أَغْرِيَهَا بِهِ (الشاہ ولی اللہ) عَدُوُّ الْشَّقَاقِ الْقَمُرِ عَبَادَةٌ مِّنْ تِرَايَدٍ هَكَذَا

اللانظام، ولدیں سحر الاعین من شان رسول الله صلوات الله وصلواه عليهما جمعیین“<sup>۱</sup> (ترجمہ) شاہ صاحب کے مزراب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کے نزدیک ”شق القراء“ امر سے عبارت ہے کہ دہ نظروں کو یوں دکھایا تھا۔ اور یہ کہ آنکھوں کو سور کرنا اللہ کے رسولوں کے شایان شان نہیں ہوتا۔

زیرِ نظر کتاب ”تاویل الاحادیث“ کا ”مقدمہ“ یوں شروع ہوتا ہے:- (ترجمہ)

”بہیں یہ معلوم رہے کہ اللہ تعالیٰ جب انسان کی زبان سے انسان پر علم نازل کرتا ہے، تو علم کا یہ نزول اس کے مرتبہ ذات سے انسانوں کی طرف تبدیل اور تجلی کی صورت میں ہوتا ہے، اور

یہ نزول مجاز اور کنایت طریقے پر نہیں ہوتا جو کہ مامِ طور کا طریقہ ہے۔ بلکہ نزولِ سلم کا یہ طریقہ "تجویز طبیعی" کا ہوتا ہے جیسا کہ جب انسان کے حواس پر ایسی حالت کے ملے کا جو اُسے غریریب پہنچانے والی بوس نیضان ہوتا ہے، تو اس کو انعامِ الارادی وغیرہ ارادی اور اجسام و حیوانات میں سے جو کسی نہ سُن لمحہ سے اُس فیضان ہونے والی اجمالی حالت سے مشابہ ہوتے ہیں، خواب و دھانی دیتا ہے:-  
ایک اور بخوبی شاہ صاحب لکھتے ہیں:-

"اللَّهُ تَعَالَى أَنْتَ أَمْوَالُهُ تَبَرِّيرُكَ سَمِيعٌ مِّنْ جَوَاهِمَ كُرْتَابَةَ تُودِهُ أَنْ كَيْ لَكَ وَهُنْ يُجْنِبُنَا  
ہے اُس وقت سبے قریب ہوتی ہے:-"

اس کی مزید تشرییع شاہ صاحب یوں کرتے ہیں:-

"نفوس کی استعداد کے اعتبار سے حق کی زبانیں مختلف ہوتی ہیں، لپس کبھی تو نفسِ خاص زبان سے سنتا ہے اور کبھی عام زبان سے، اور کبھی جب کہ رحموت ایک حالت کا ارادہ کرتا ہے اور کبھی جب کہ وہ دوسری حالت کا ارادہ کرتا ہے تو سننے والے کافیں کبھی ایک حالت میں زنگنا جاتا ہے اور کبھی دوسری حالت کے زنگ میں، لپس سننے والا ہر ایک حالت میں وہی سنتا ہے جو اس حالت کے مناسب ہوتا ہے۔"

کتاب "تادیل الاحادیث" ایک عرصے سے ناپید ہئی۔ مولانا فاسی نے بڑی محنت اور ثرف نگاہی سے ایک مخلوط اور دوسرے مطبوعہ نسخے کی مدد سے زیرِ نظر نسخہ تیار کیا ہے۔ شروع میں آن کا ۵۰ صفحات کا عالمانہ مقدمہ ہے اور ہر صفحے پر کتاب کے شکل مقامات کی دنیاحدت کی گئی ہے۔

شاہ ولی اللہ اکینڈی نے یہ پُر حکمت کتاب شائع کر کے بڑی خدمت کی ہے۔

(م - س)

لے کسی حادث۔ واقعہ، متنفسہ یا کلامی کنائے کا اجمالی معنوی ستر کے ذریعہ نقل کرنا ان ملقوں کے ساتھ جن کا کہ طبیعت خواب میں خیال رکھتی ہے۔ جب کہ آسے کوئی اجمالی سلم حاصل ہوتا ہے اور وہ آسے ایک صورت دے دیتی ہے۔